

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

انقلابات پر ایک نظر

تو عالمگیر تحریک قرآن کوئی سہی ادارہ اور تحریک ہے نہ ترجمان القرآن کا اجراء نام و نود یا طلبِ منفعت کے لئے عمل میں آیا ہے اور نہ ہی مدیر ترجمان القرآن کے مقالات مضمون نگار بننے اور خالی صفحات کی خانہ پر سی کرنے کے لئے ہیں اس لئے بجا طور پر استحقاق حاصل ہے کہ ہر کوشش کے نتائج تلاش کئے جائیں اور پھر ایک مومن کی فرست سے کام لیا جائے۔

نفس مقصد پر پھر بحث ہوگی اس سے پہلے چند لفظوں میں ”ترجمان القرآن“ کے اجراء کی غرض کو ناظرین کرام ایک مرتبہ اور سن لیں اور اس کے بعد دل و دماغ اور قلب و عجز کے ہر گوشہ کا جائزہ لیں اور معلوم کریں کہ ہوا کا بیج کدھر ہے اور معاندہ کی رفتار کہاں تک پہنچی ہے۔ اس مختصر سے رسالہ کی خریداری اور مطالعہ کرنے کوئی خاص فائدہ پہونچایا نہیں۔ کوئی خاص امتیازی شان پیدا کی یا نہیں۔ کوئی خاص منزل متعین کی یا نہیں اور کسی خاص شاہ راہ پیکر چل پڑا یا نہیں۔ اگر ایسا ہے تو مسرت کی بات ہے۔ ہماری زندگی کا مقصد حاصل ہو گیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک زاپچیز بندے کی خدمات قبول فرمائیں اور اب کہا جاسکتا ہے کہ دنیا کے اندر وہ گروہ پیدا ہو گیا جس کی ضرورت تھی اور جس کی ایک عرصہ داز سے عالم اسلام میں کیا روے زمین پر کمی تھی قرآنی علم و عمل کے عام کرنے والے پیدا ہو گئے حکومتِ آلہی کے خواستگار پیدا ہو گئے عیدِ ایلہی کا جہنڈا بلند کرنے والے پیدا ہو گئے اور محبتِ آلہی کا نغمہ سننے والے

سہا سہا اگر وہ پیدا ہو گیا اور نوع انسان کے لئے ایک مرتبہ پھر دنیا رہنے کے لائق بن گئی۔

اور اگر خدا نخواستہ ایسا نہیں ہے اور جیسا کہ میری بدگمانیاں مجھے اسی کے سمجھنے پر مجبور کر رہی ہیں۔ تو داءِ برحال ما۔ یہ تیر بھی خانی گیا۔ آخری بد بھی کارگر نہ ہوئی اور آخری صد بھی فضائیں منتشر ہو کر رہ گئی۔

اور اگر واقعی ایسا ہی ہے تو مجھے اجازت ملتی چاہئے۔ کہ میں ایک مرتبہ آپ کے دریافت کروں۔ فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ۔ کیا ترجمان القرآن کے پچھلے پانچ نمبروں کے شائع کرنے کی تمنا کا یوں خون ہونا تھا۔ اور کیا ہماری نہیں دنیا کی آرزوں کو یوں پا مال ہونا تھا۔ اور کیا مقصدِ عزیز کے حاصل کرنے کے لئے پھر سے جدوجہد شروع کرنی پڑے گی۔

ناظرین کرام میں آپ سے پسند نہیں چاہتا کہ آپ مسلمان ہیں نہ نماز پڑھتے ہیں روزہ رکھتے ہیں حج کر چکے ہیں زکاۃ دیتے ہیں آپ کے چہرہ پر ڈالیا میں آپ کلمہ توحید کے قائل ہیں۔ آپ کے رسول سب سے بڑے رسول ہیں۔ آپ کا مذہب دنیا کے سارے مذاہب سے بہتر ہے قرآن اعلیٰ جز کی بے مثل کتاب ہے اور آپ ہر روز اس کی تلاوت فرماتے ہیں۔

مجھے معاف فرمائیے میں یہ بھی نہیں سننا چاہتا کہ آپ کسی مدرسہ کے مہتمم ہیں کسی انجمن کے کارکن اور صدر و سکریٹری ہیں کسی اخبار و رسالہ کے ایڈیٹر ہیں اور قوم قوم مسلمان مسلمان، ترقی ترقی، اسلام اسلام کی صدا بلند کرتے کرتے آپ کا کلام پڑ پڑ گیا ہے۔

آخر میں مجھے اس بات کے کہنے کی بھی اجازت دیجئے کہ میں آپ کے پانچویں سالانہ چنہ کی بھی پروا نہیں کرتا، اور نہ ترجمان القرآن۔ جس کے مقاصد عالیہ

اور اس کے مخصوص رنگ کے مضامین کی تعریف و توصیف کے سننے کا خواہنا تھا ہوں میں سچ کہتا ہوں کہ آپ کی طرف سے اس سلسلہ میں خواہ کوئی سی چیز بھی پیش کی جائے میرے محزوں دل کو مسرت نہیں بخش سکتی۔ کیونکہ میں تو آپ کو آپ کے اور آپ کی ساری دنیا سے باغی بنانا چاہتا ہوں انسانی خواہشات انسانی مرضیات، انسانی قوانین اور انسانی حکومتوں سے بغاوت کرنا چاہتا ہوں، میں تو ہمہ قرآن بنکر قرآنی قوانین کے نفاذ حکومتِ الہی کے قیام اور محبت الہی کا دور دورہ کرنا چاہتا ہوں اور اگر یہ جذبہ اور یہ خیال پیدا نہیں ہوا تو بتائے کہ یہ سب کچھ بیکار ہے یا نہیں معمول بھلیاں ہے یا نہیں جو نوعِ انسانی کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً عرصہ دراز ہوا کہ قرآنی دنیا سے پرے پھینک چکا، ”عالیگیر تحریک قرآن“ کے سلسلہ میں ترجمان القرآن جاری

کیا گیا۔ اور آج اس کا چھٹا نمبر شائع کیا جا رہا ہے۔ پچھلے نمبروں میں خصوصیت کے ساتھ ادارہ ”میں انقلابات“ کے تحت مضامین لکھے گئے جس کے اندر نہ اعلیٰ درجہ کی فصاحت و بلاغت کا خیال کیا گیا، اور نہ کسی تحقیقی مواد سے بھرے ہوئے مضامین کا۔ مگر یہ ضرور کیا گیا کہ نفس مقصد کا اظہار ہو جائے اور اگر آپ نے اس کا مطالعہ فرمایا ہے تو میں کہہ سکتا ہوں کہ اس معاملہ میں آپ پوری طرح ہمارے ہمہوا ہوں گے اور پر زور تائید فرمائیں گے۔

مطلب کی وضاحت ہو چکی مطلع صاف ہو چکا۔ اب چھٹ چلے پھر آفتاب قرآن کے طلوع ہونے میں کیوں دیر ہو۔ کھوٹے سگے کب تک چلتے رہیں گے، غلط قوانین کب تک نفاذ پذیر رہیں گے۔ شیطانِ حکومتیں کب تک قائم رہیں گی۔ انسانی غیر اللہ کی کب تک عبودیت کا پھندا اپنے گلے میں ڈالے رہے گی اور اشرف المخلوقات اپنے سے اونچے تر مخلوق کے کھنکھاتے ہوئے کی۔

میری خواہش ہے کہ ایک مرتبہ پھر انقلابات پر ایک نظر ڈالنے اور دیکھنے کہ اس کے اندر کیا کہا گیا اور آپسے کس چیز کا مطالعہ ہے اور پھر اس کے بعد مجھے جواب دیجئے کہ میں آپ کی طرف سے کس نتیجہ تک پہنچوں۔ اور کہ آپ اس قافلہ کے شریک ہو کر شہر مقصود کے لئے والہانہ سرکشت آگے بڑھنے کے لئے آمادہ طیارہ ہیں یا نہیں۔

میں نے ان مقالات میں کاغذ پر اپنا دل نکال کر رکھ دیا ہے اور آپسے اس بات کا آرزو مند ہوں کہ اعتنائے اور مجھے مطلع فرمائیے کہ آپ میرا ساتھ دیکھنے کے مستعد ہیں؟ میری انفرادی آواز کو اجتماعی حیثیت بخش کر ایک مرتبہ پھر قرآنی انقلاب کی صدا بلند کرتے ہیں؟ اور قرون اولیٰ کے برکتوں اور مبارک دور کے خواستگار ہیں۔؟؟؟ وباللہ التوفیق۔

طبعی ہم رساں کہ بازی بچالے
باہمتے کہ از سر عالم نوآں گذشت

الفترہ کا یہ نمبر اور یہ مقالہ ناظرین کرام کی عالمگیر تحریک ان
برجھان ان کے مقاصد عالیہ میں علمی شرکت کے لئے ہے۔
اور میں انتظار کروں گا کہ درحقیقت کن کن ہستیوں کو خدا سے بزرگ و برتر نے
عزم و اکام و سر میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرمائی ہے غلط روی اور باتیں
بہت ہو چکیں اب ایک جماعت کی ضرورت ہے جس کا وظیفہ حیات قرآن
اور اس کے ذریعہ سے روئے زمین پر حکومتِ الہی کا قیام ہو

ان الحکم الا للہ ومن لم یحکم بما انزل اللہ فاولئک
ہم الظالمون۔

مذکرہ علمیہ

سرمحمد مارڈیو کپتہال کی طرف مولانا ذوقی شاہ جیل کے خط کا جواب

مول سردس ہوس

حیدرآباد دکن

۲۰ رمضان ۱۳۵۱ھ

جناب میں -

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ میری چند تہنیتا قرآنی پر اپنے اپنے
اعتراضات کی جانب میری توجہ کو جس پر لطف انداز سے تحریر فرمایا ہے اس کا میں
تحریر ادا کرتا ہوں۔ جن خیالات کا آپ نے اظہار فرمایا ہے اُن سے میں آشنا
نہیں یہی اعتراضات پہلے ہی مسلمان بھائیوں کی جانب سے مجھ پر وارد ہو چکے ہیں
اگرچہ ان کا بھیج اس درجہ نرم نہ تھا۔

مجھے آپ سے اتفاق بے ہدایت نبوی کے بغیر

مَنْ آمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ وَعَمِلَ صَالِحًا

کی حالت پیدا نہیں ہو سکتی۔ مگر اس حالت کا پیدا ہونا ان دوسری
اقوام کے لئے بھی ممکن ہونا چاہئے جن تک اس نوع کی ہدایت پہنچ چکی ہے (مثلاً
یہود و نصاریٰ، گوان کی آسمانی تحریف شدہ ہوں تاہم صداقت کی جھلک ان میں
سے پائی جاسکتی ہے۔ جو رہنمائی کے لئے کافی ہے اور میں یقین کرتا ہوں کہ ان میں
سے بہت لوگ اس حالت مطلوبہ تک پہنچے ہوئے ہیں۔ علاوہ ازیں انبیاء
اور بالخصوص ہمارے نبی؟ آخر الزمان کے خیالات دنیا کے غور و خوض میں
کرنے والوں میں اس وسعت کے ساتھ پھیل گئے ہیں اور ان خیالات نے